362

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ قادیان

THE DAILY
AL FAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۵ ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۰۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ستمبر۔ آج گیارہ بجے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز معہ خدام بذریعہ موٹر ڈلہوزی سے تشریف لائے۔ اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے دوران سفر میں متلی اور دردِ شکم کی شکایت پیدا ہو گئی تھی ؞

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو اسہال سے بفضلِ خدا آرام ہے۔ البتہ سردرد کی تکلیف ہے احباب دعائے صحت کریں ؞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں۔ اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے۔ تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کرے گا۔ جو صدق اور وفا میں ان سے بہتر ہوگی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے۔ جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے ہیں کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے۔ بعض لوگ خدا سے زیادہ اپنے مکر۔ اور فریب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ شائد ان کے دلوں میں یہ بات پوشیدہ ہو۔ کہ نبوتیں اور رسالتیں سب انسانی مکر ہیں۔ اور اتفاقی طور پر شہرتیں اور قبولیتیں ہو جاتی ہیں۔ اس خیال سے کوئی خیال پلید تر نہیں۔ اور ایسے انسان کو اس خدا پر ایمان نہیں جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہیں سکتا۔ لعنتی ہیں ایسے دل۔ اور ملعون ہیں ایسی طبیعتیں خدا اُن کو ذلت سے ماریگا کیونکہ وہ خدا کے کارخانہ کے دشمن ہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت دہریہ ہیں اور خبیث باطن ہوتے ہیں وہ جہنمی زندگی کے دن گزارتے ہیں۔ اور مرنے کے بعد بجز جہنم کی آگ کے ان کے حصہ میں کچھ نہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے وارسا میں ورود کا ذکر

ایک فرانسیسی اخبار میں

بذریعہ ہوائی ڈاک

فرانسیسی اخبار "L'Echo" اپنی ۱۸ اگست کی اشاعت میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ہوائی جہاز اور استقبالیہ ہجوم کا فوٹو دے کر لکھتا ہے :-

"سر محمد ظفر اللہ خان رکن حکومت ہند وزیر تجارت و ذرائع آمد و رفت ۱۵ اگست کو وارسا کے ہوائی مرکز پر اپنے پرائیویٹ ہوائی جہاز Lock Head کے ذریعہ اترے۔ آپ کے سکرٹری مسٹر نصیر احمد بھی ساتھ تھے۔ حکومت ہند کا وزیر وارسا میں خلیفۃ الاسلام کے نمائندہ احمد ایاز خان کے ہاں دو دن مہمان رہا۔ ہوائی مرکز پر سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے استقبال کے لئے کافی ہجوم تھا جس میں سے M. Sweijkowski معتمد وزارت تجارت M. Kurnatowski سکرٹری وزارت خارجہ M. Speight سکرٹری سفارت برطانیہ ایچ۔ اے ایاز خان اور M. Kryczynski ایڈووکیٹ جنرل و پریذیڈنٹ مسلمانان پولینڈ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

سر ظفر اللہ خان ہندوستان کے اعلیٰ طبقہ میں سے ہیں۔ آپ لمبے قد کے مضبوط جوان ہیں۔ آپ کی آنکھیں سیاہ چمکیلی ہیں۔ آپ یورپین لباس پر سرخ ترکی ٹوپی پہنتے ہیں۔ جونہی آپ وارسا میں تشریف لائے۔ آپ مسلم کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے وارسا کے قریب نئی آبادی Boernerowo. میں تشریف لے گئے۔ جہاں مسلمانوں نے آپ کی آمد پر بہت سے معززین کو دعوت طعام دی۔ اسی شام کو مسٹر Aveling. سفیر برطانیہ کے ہاں آپ مدعو تھے۔ دوسرے دن وزیر تجارت پولینڈ اور چیمبر آف کامرس کی طرف سے آپ کے اعزاز میں دعوت ہائے طعام دی گئیں۔ سر ظفر اللہ خان نے وارسا کی مسجد کی جائے بنیاد اور شہر کا معائنہ کیا۔ بعدہ آپ پراگ اور بوڈاپسٹ کی طرف بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوئے جہاں آپ مسلم نوآبادیوں اور خلیفہ عبد عبدالرحمٰن وگل بابا کی یادگاریں دیکھیں گے

آپ کا سفر یورپ ہندوستان کے تجارتی تعلقات کو فروغ دینے کی غرض سے ہے۔ آپ جلد ہی واپس لنڈن جاکر ہندوستان اور انگلستان کے مابین نئے تجارتی عہدنامہ کے متعلق کام کریں گے ٭

پولینڈ کے اخباروں نے وزیر حکومت ہند سے ہندوستان کے حالات حاضرہ اور نئے تجارتی عہد نامہ کی نسبت دریافت کیا۔ تو آپ نے ہندوستان کی بہتری کے لئے کوششوں اور ملک کے لئے مفید نتائج پیدا ہونے کا اظہار کیا۔ جب مسئلہ فلسطین اور شاہی کمیشن کی رپورٹ کی نسبت سوال کیا گیا۔ تو آپ نے کہا۔ "ہم اس رپورٹ کو پسند نہیں کرتے۔ اور جس طرح یہودیوں کی ہمدردی یہودیوں کے ساتھ ہے۔ اسی طرح ہماری پوری پوری ہمدردی عربوں کیساتھ ہے" ٭

وائسرائیگل دربار بمقام لاہور

بروز شنبہ بتاریخ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء

حضور وائسرائے بہادر کے دربار کے لئے داخلہ کے ٹکٹ گورنمنٹ پنجاب کے جملہ افسران محکمہ جات اور حتی الامکان ان گزیٹڈ عہدہ داروں کے نام جاری کئے جارہے ہیں۔ جن کا صدر مقام لاہور میں واقع ہے۔ ان کے علاوہ پراونشل درباریان اور مجالس واضع آئین و قوانین کے اراکین اور بعض فوجی افسران کو بھی ٹکٹ بھیجے جارہے ہیں۔ مذکورہ بالا اصحاب کے علاوہ اگر کوئی صاحب دربار میں شامل ہونا چاہیں تو وہ اپنی درخواست اپنے ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں ۱۵ ستمبر سے پہلے بھیج دیں۔ درخواست میں یہ بات واضح کردینی چاہیئے کہ آیا ٹکٹ کسی مرد کے لئے درکار ہے۔ یا کسی خاتون کے لئے۔ ایسے حضرات کے لئے چونکہ گنجائش محدود ہوگی۔ اس لئے یہ امر یقینی نہیں۔ کہ ہر درخواست کرنے والے صاحب کے لئے ٹکٹ مہیا ہوسکے گا ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

363

مولوی محمد علی صاحب کو قتل کی دھمکی

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے قلم سے۔

آج کل میری کسی تحریک یا خواہش کے بغیر اخبار پیغام صلح لاہور کے ارباب حل وعقد "پیغام صلح" کے بعض پرچے میرے نام بھجوا دیتے ہیں۔ جس سے اس اخبار کے مضامین اور مراسلات کا ایک حد تک علم ہوتا رہتا ہے۔ ایک حد تک کا لفظ میں نے اس لئے لکھا ہے۔ کہ میں "پیغام صلح" کو بالاستیعاب نہیں دیکھتا۔ بلکہ صرف اس کے خاص خاص حصے دیکھ لیتا ہوں۔ اس لئے بعض حصے میرے مطالعہ سے رہ جاتے ہیں۔ بہرحال مجھے ان دنوں "پیغام صلح" کے مطالعہ سے پتہ لگا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو کوئی گمنام خط اس مضمون کا پہونچا ہے۔ جس میں مولوی صاحب موصوف کو کعب بن اشرف سے مشابہت دی گئی ہے۔ اور انہیں اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔ چٹھی کے جو الفاظ "پیغام صلح" میں شائع ہوئے ہیں۔ اور غالباً وہ خلاصہ کے رنگ میں ہیں۔ ان میں قتل کا تو ذکر نہیں ہے۔ مگر ایک رنگ تہدید کا ضرور پایا جاتا ہے:۔

اس کے متعلق سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ایسی چٹھی چونکہ مولوی محمد علی صاحب کو غالباً پہلی دفعہ ملی ہے اس لئے وہ کچھ زیادہ گھبرا گئے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ عام حالات میں اس قسم کی چٹھیاں کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتیں۔ کیونکہ بسا اوقات وہ ایک محض مجنونانہ ذہنیت یا شرارت پسند میلان طبع کا مظاہرہ ہوتی ہیں۔ اور ان کے پیچھے کوئی حقیقی دھمکی مضمر نہیں ہوتی۔ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اس قسم کی تہدیدی چٹھیاں جن میں بعض اوقات صریح طور پر قتل کی دھمکی ہوتی ہے بڑی کثرت کے ساتھ پہونچتی رہتی ہیں۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ یا جماعت کی طرف سے ان پر کبھی واویلا نہیں کیا گیا۔ ابھی حال ہی میں خود مجھے بھی دو چٹھیاں پے درپے پہونچی ہیں۔ جن میں سخت غیظ وغضب کا اظہار کر کے دھمکی دی گئی ہے۔ اور مضمون سے ثابت ہوتا ہے کہ ان چٹھیوں کا لکھنے والا ایک غیر مبایع ہے۔ مگر میں نے ان چٹھیوں پر سوائے اس کے کوئی ایکشن نہیں لیا۔ کہ انہیں اپنی میز کے دراز میں رکھ لیا ہے۔ حالانکہ ان میں سے کم از کم دوسری چٹھی تو صریح طور پر خطرناک دھمکی کا رنگ رکھتی ہے۔ مگر نہ معلوم مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے اس چٹھی پر جو انہیں پہونچی ہے اس قدر شور اور واویلا کرنا کیوں مناسب خیال کیا ہے۔ میں اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں سمجھ سکا۔ کہ چونکہ انہیں اس قسم کی چٹھی پہلی دفعہ آئی ہے اس لئے وہ زیادہ گھبرا گئے ہیں۔ یا ممکن ہے کہ اپنی مظلومیت کا مظاہرہ بھی مدنظر ہو واللہ اعلم بالصواب:۔

دوسری بات جو میں اس تعلق میں کہنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ جو چٹھی مولوی محمد علی صاحب کو پہونچی ہے۔ امکانی طور پر اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں:۔

اوّل یہ کہ جیسا کہ میرے پاس بعض لوگوں نے بدظنی کا اظہار کیا ہے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ یہ چٹھی اپنی مظلومیت کے مظاہرہ کے لئے خود وضع کر لی گئی ہو:۔

دوسرے یہ کہ یہ چٹھی غیر مبایعین کے کسی فرد نے اپنے لیڈروں کے علم کے بغیر اپنی پارٹی کے ہاتھ میں پراپیگنڈا کا ایک آلہ دینے کے لئے گمنام صورت میں لکھدی ہو:

تیسرے یہ کہ واقعی غیر مبایعین کے کسی مخالف نوجوان نے دھمکی کے طور پر یہ چٹھی لکھی ہو:۔

یہ تین امکانی صورتیں ہیں۔ جو اس چٹھی کے متعلق ہو سکتی ہیں۔ مجھے اس بات کے اظہار میں قطعاً کوئی تامل نہیں ہے۔ کہ ذاتی طور پر میں صورتِ اول کو غلط اور ناقابلِ قبول خیال کرتا ہوں۔ کیونکہ باوجود ان کی شدید مخالفت کے میں مولوی محمد علی صاحب پر اس قدر گری ہوئی بدظنی نہیں کر سکتا۔ کہ انہوں نے از خود یہ بات وضع کر لی ہو۔ ہاں باقی دونوں صورتیں میرے نزدیک قرینِ قیاس اور قابلِ قبول ہیں۔ یعنی ہو سکتا ہے۔ کہ غیر مبایعین کے کسی فرد نے یہ چٹھی اس غرض سے لکھدی ہو۔ کہ اس طرح پراپیگنڈا کا ایک بہت عمدہ آلہ ہماری پارٹی کے ہاتھ آجائے گا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی دوسرے شخص نے اپنی مجنونانہ ذہنیت یا شرارت پسند میلانِ طبع کی وجہ سے تخویف وغیرہ کے خیال سے یہ چٹھی لکھی ہو۔ ان دو صورتوں میں سے صورتِ اول کے متعلق تو مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ اس شخص پر رحم کرے اور اسے ہدایت دے۔ جو اپنی پارٹی کے حق میں اس قدر گرے ہوئے اور کمینہ طریق عمل کو اختیار کرتا ہے۔ کہ اپنے ہی لیڈر کو خود ایک دھمکی کی چٹھی لکھ کر اپنی پارٹی کا نام پیدا کرنا چاہتا ہے:۔

تیسری اور آخری صورت البتہ ضرور اس قابل ہے۔ کہ اس کے متعلق ہماری طرف سے کچھ اظہارِ خیال کیا جائے۔ سو اس امکانی صورت کے پیش نظر کہ اس چٹھی کا لکھنے والا کوئی مبایع نوجوان ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر بالفرض یہ چٹھی کسی مبایع کی لکھی ہوئی ہے۔ تو یقیناً وہ سخت غلطی خوردہ اور گمراہی کے رستہ پر چلنے والا ہے۔ اور اسے چاہیئے۔ کہ بہت جلد خدا کے حضور توبہ کر کے اپنی اصلاح کی فکر کرے۔ خدائی سلسلے اپنی ترقی کے لئے اس قسم کے غلط اور مفسدانہ طریقوں کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ حق یہ ہے۔ کہ یہ طریق ان کی ترقی میں خطرناک روک بن جاتے ہیں۔ اور ایسے کام ثواب کا موجب نہیں ہوتے۔ بلکہ خدا کی ناراضگی اور عذاب کا باعث بن جاتے ہیں کعب بن اشرف کی مثال بالکل جداگانہ رنگ اور جداگانہ حیثیت رکھتی ہے۔ اور اسے مولوی محمد علی صاحب یا ان کے کسی رفیق پر چسپاں کرنا حد درجہ کی نادانی۔ اور جہالت ہے۔ کعب مدینہ کا ایک یہودی رئیس تھا۔ جو نہ صرف اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اشد ترین مخالف اور معاند تھا۔ بلکہ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاہدہ کر کے اور آپ کی حکومت کے جوئے کو اپنی گردن پر اٹھا کر پھر آپ سے غداری کی۔ اور خفیہ خفیہ اسلام کے دشمنوں کے ساتھ سازش کر کے اسلام کو مٹانا چاہا۔ اور بالآخر اس قدر دلیر ہو گیا۔ کہ اپنے حد درجہ اشتعال انگیز اور گندے شعروں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان کے خلاف عربوں کو ابھارا۔ اور آپ کے قتل کی سازش کی۔ ان حالات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حکومتِ مدینہ کے صدر تھے۔ اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ پس کعب بن اشرف کی مثال پر مولوی محمد علی صاحب یا ان کے کسی رفیق کو دھمکی دینا پرلے درجہ کی بے وقوفی کا فعل ہے۔ اور جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ یہ فعل صرف جہالت ہی کا فعل نہیں۔ بلکہ شریعت کے منشاء کے صریح خلاف اور اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے سخت مخالف ہے۔ اور اگر ایسا شخص تائب نہیں ہوگا۔ تو وہ یقیناً خدا کی ناراضگی کا نشانہ بنے گا۔ اور اپنے ہاتھوں سے اپنی آخرت کو خراب اور تباہ کرنے والا ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس جہاں ہم اس کے اس فعل سے بیزاری اور نفرت کا اعلان کرتے ہیں وہاں خود اُسے بھی جتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس کا فعل اخلاقاً مذہباً اور قانوناً ہر طرح قابلِ ملامت ہے۔ اور اسے چاہیئے کہ بہت جلد توبہ کر کے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔ میں نہیں جانتا کہ اس چٹھی کا لکھنے والا کون ہے اور کہاں کا رہنے والا ہے۔ اور اس کی اصل غرض وغایت کیا ہے۔ لیکن اگر جیسا کہ اہلِ پیغام کا دعوےٰ ہے وہ ایک مبائع نوجوان ہے۔ تو میں اسے اس عہد بیعت کا واسطہ دے کر جو اس نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ باندھا ہے نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اس خلافِ اسلام اور خلافِ احمدیت طریق سے باز آجائے۔ اور اس راستہ پر قدم زن نہ ہو۔ جو دنیا و آخرت دونوں میں ذلت و رسوائی کا رستہ ہے اور جس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ جماعت بدنام ہو۔ اور اس کی ترقی میں روک پیدا ہو جائے ؛

ہم خدا کے فضل سے حق پر ہیں۔ اور خدا کی نصرت کا ہاتھ ہمیں ہر روز ترقی کی طرف لے جا رہا ہے۔ اور ہمارے دشمن ناکامی پر ناکامی دیکھتے ہوئے روز بروز گرتے جاتے۔ اور ذلیل ہوتے جا رہے ہیں۔ اور یہ جو بعض درمیانی ابتلا آتے ہیں۔ یا بعض اوقات مخفی فتنے سر نکالتے ہیں۔ سو یہ بھی ہماری ترقی کا پیش خیمہ ہیں۔ کیونکہ یہ وہ خدائی پھاوڑہ ہے۔ جس سے دین کے کھیت کی گوڈائی مقصود ہے۔ یا یہ وہ کھاد ہے جو خدائی فضل کے نشوونما کو زیادہ کرنے کے لیے کھیت میں ڈالی گئی ہے۔ پس ہمیں ان سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ خوش ہونا چاہیئے۔ کہ ان کالے بادلوں کے پیچھے رحمت کی بارشیں مخفی ہیں۔ اور ہمیں گھبرا کر کسی خلافِ اسلام یا خلافِ احمدیت طریق کو نہیں اختیار کرنا چاہیئے۔ بلکہ یقین رکھنا چاہیئے کہ خدا خود اپنی مخفی فوجوں کے ساتھ ہماری امداد کو آرہا ہے۔ اور ہمیں ہرگز کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے جس سے خدا ناراض ہو کر اپنی فوجوں کو عارضی طور پر پیچھے ہٹا لے۔ اور اپنی نصرت کے ہاتھ سے ہمیں محروم کر دے۔

میں نے یہ الفاظ تصنع یا نمائش یا ظاہرداری کے طور پر نہیں لکھے۔ بلکہ وہ میرے دل کی آواز ہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس قسم کی حرکات کرنے والے لوگ یقیناً اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے خلاف قدم مارتے ہیں۔ اور گو وہ اپنے آپ کو سلسلہ کا دوست خیال کریں۔ مگر ان کا فعل حقیقتاً دشمنی کے رنگ میں رنگین ہوتا ہے۔ ان کو یہ دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے کہ ان کی نیت اچھی ہے۔ کیونکہ ظاہری نیت کوئی چیز نہیں۔ اور اصل نیت وہی ہے جو خدا اور رسول کے حکم کے مطابق ہو۔

آخر میں میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اے خدا تو ہمیں اس راستہ پر چلنے کی توفیق عطا کر جو تیری رضا کا رستہ ہے اور جس پر چلکر تیرے پاک بندے ہمیشہ تجھے پاتے رہے ہیں۔ اور تو ہمارے بوڑھوں اور ہمارے نوجوانوں ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو توفیق دے کہ وہ ہر بات میں تیری رضا کو اپنا مقصد بنائیں۔ اور اے خدا تو ان کے قدموں کو خود ہر قسم کی لغزش سے بچا اور انہیں صداقت اور راستی کے راستہ پر ڈال دے آمین اللھم آمین

بالآخر یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ اہلِ پیغام نے اس خط کے سلسلہ میں یہ الزام بھی لگایا ہے۔ کہ یہ خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی انگیخت سے لکھا گیا ہے۔ اور جماعت مبائعین کا ہاتھ اس کی تہ میں کام کر رہا ہے۔ اس کے تعلق میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؛

مسلمانانِ پولینڈ کی طرف سے

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کا شاندار استقبال

پولینڈ کے ایک مشہور اخبار میں جناب چوہدری صاحب کی آمد کا ذکر

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کی دارالسلطنت پولینڈ میں آمد پر کئی مضامین اور فوٹو اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ پولینڈ کے سب سے چوٹی کے اخبار Illustrowany Kurjer Codzieny نے اپنی ۱۹ اگست کی اشاعت میں مسلم کانفرنس کے موقعہ کے فوٹو کے ساتھ جو مضمون اپنے چیف ایڈمنسٹریٹر Count Albert Suminski کے قلم سے شائع کیا ہے۔ اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے

وزیر امپائر ہندوستان مسلمانانِ پولینڈ کا مہمان

وارسا ۱۶ اگست۔ کل چوہدری سر ظفر اللہ خان وزیر تجارت حکومتِ ہند کا۔ حکومتِ پولینڈ۔ چوہدری اے ایچ ایاز خان اور نعمان مرزا پریذیڈنٹ مسلمانان پولینڈ نے شاندار خیر مقدم کیا۔ بعد دوپہر مسلمانوں نے سر موصوف کے اعزاز میں دعوتِ طعام دی جس میں امرائے حکومت کے علاوہ پولینڈ کے مختلف شہروں مثلاً Nowogrodek Wilna اور وارسا کے مسلمانوں کے نمائندے اور امام بھی شامل تھے۔ روس اور قفقاز کے پناہ گزین مسلمانوں میں سے مسٹر Zabagi اور کرنل Kazbek جیسی ہستیاں بھی موجود تھیں۔

یورپین ہوٹل میں چند منٹ ٹھہرنے کے بعد سر ظفر اللہ خانصاحب موٹر پر سوار ہو کر ایاز خان کے مکان واقع نو آبادی Beernerowo میں تشریف لے گئے۔ اس جلیل القدر مہمان کا لباس ایاز خان سے مختلف تھا۔ آپ یورپین لباس کے ساتھ خوشنما پھندنے والی ترکی ٹوپی پہنے تھے۔ سر ظفر اللہ خان لمبے قد کے مضبوط اور حیرت جوان ہیں۔ آپ کا چہرہ بشاش اور چھوٹی ڈاڑھی سے پُر رعب تھا۔ آپ یورپین زبانوں میں سے صرف انگریزی جانتے ہیں مگر آپ کی انگریزی گفتگو میں حیرت انگیز صفائی اور شستگی ہے ؛

وارسا میں آپ اپنے ہوائی جہاز "لاک ہیڈ ایلیکٹرا ٹائپ" کے ذریعہ ایک بجکر تیس منٹ پر پہونچے صبح آٹھ بجے آپ Helsinki سے روانہ ہو کر صرف Riga میں پٹرول لینے کی غرض سے ٹھہرے تھے۔ ایاز خان نے حاضرین کے ساتھ آپ کا تعارف کرایا۔ اور سفر کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ تھوڑی دیر بعد ایاز خان نے میزبان کی حیثیت سے ہم سب کو دسترخوان پر دعوت دی۔ دعوتِ طعام عام تھی۔ اور کھانے نہائت نفیس تھے ؛

گفتگو

جونہی کہ کھانا ختم ہوا میں نے سر موصوف سے پولینڈ میں تشریف آوری کے متعلق پوچھنا شروع کر دیا۔ آپ نے بتایا کہ کئی ہفتوں سے آپ حکومت ہند کی طرف سے حکومت برطانیہ کے ساتھ نئے تجارتی عہدنامہ کے لئے لنڈن میں مصروف کار تھے

اب چونکہ عہد نامہ کے ارباب گفت و شنید گرمیوں کی رخصتوں پر چلے گئے ہیں۔ اس لئے میں نے ہندوستان کے تجارتی تعلقات بڑھانے کی خاطر اور یورپ کی تجارت اور دستکاریوں سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان ممالک کا سفر اختیار کیا ہے۔ پولینڈ سے ہمارے بہت تعلقات ہیں۔ ہم یہاں سے مختلف مشینیں درآمد کرتے ہیں۔ اور چاول۔ قالین۔ چمڑہ اور تیل اس ملک کو بھیجتے ہیں۔ میرے علم میں ابھی ہر دو ممالک کے بیشتر فائدہ کے لئے بہت بڑی ممکنات ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ پولینڈ کے وزیر تجارت سے ان امور کی نسبت گفت و شنید کروں۔

میں نے پوچھا۔ نئے آئین کے ماتحت انگلستان اور ہندوستان کے تعلقات کیسے ہو رہے ہیں؟

فرمایا۔ اس نئے آئین کے دو حصے ہیں ایک تو وہ ہے۔ جو یکم اپریل سے صوبجات میں نافذ ہے۔ اور دوسرا مرکزی یا فیڈریشن سکیم پر مشتمل ہے۔ جو آہستہ آہستہ عمل میں آئے گا۔ تعلقات کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ کیونکہ نئے آئین میں بہت سے دور رس اور قومی فوائد مضمر ہیں۔ جو ہندوستان کی بہتری کے حامل ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ بہت جلد ڈومینین سٹیٹس حاصل کریں۔ چھ صوبوں میں اب کانگرس پارٹی حکمران ہے۔ جو کہ پہلے مرکزی حکومت کے خلاف تھی۔

میں نے سوال کیا۔ فقیر ایپی کی شورش کی کیا وجوہات تھیں۔

فرمایا۔ اس شورش کی وجوہ تو اقتصادی تھیں۔ لیکن اگر کسی نے ضرور لڑائی چھیڑنی ہو۔ تو پھر ہر وجہ معقول بن سکتی ہے۔

میں نے دریافت کیا۔ اب آپ وارسا کے بعد کہاں تشریف لے جائینگے۔

فرمایا۔ وارسا کے بعد پراگ۔ وی آنا بوڈاپیسٹ۔ اور جنیوا سے ہوتا ہوا واپس لنڈن جاؤنگا۔ جہاں تجارتی گفت و شنید کا سلسلہ جاری رہے گا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ عہد نامہ اب ایسے نئے طریق سے زندہ ہوگا جس سے ہندوستان کے لئے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل ہو سکیں گے مجھے اپنے ملک کے مفاد کا انتہائی خیال ہے۔ اور بحیثیت وزیر تجارت و ذرائع آمد و رفت مجھے مادر وطن کی بہبودی سے گہری دلچسپی ہے۔ مستقبل قریب میں حکومت ہند کے شعبہ جات کو ہم نئی ترتیب دیں گے۔ اور اس نئی مرتب شدہ حکومت میں تجارت کے علاوہ پبلک ورکس اور انڈسٹری کے محکمہ جات بھی میرے سپرد ہونگے۔

نماز

ہم یہ گفتگو کر ہی رہے تھے۔ کہ ایاز خان نے ہمارے پاس آکر کہا۔ نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ سر ظفر اللہ خان چونکہ احمدی ہیں۔ اس لئے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور مکمل وضو تو آپ نے دعوتِ طعام سے پہلے ہی کر لیا تھا۔ اب صرف ہاتھ دھوئے۔ اور کلی کی۔

اسی اثنا میں باقی سب نے کالی ٹوپیاں نیض۔ اور رنگا رنگ کے کلاہ پہن لئے اور تمام مسلمان ایک کمرہ میں داخل ہوگئے جہاں نماز کے لئے قالین پہلے سے بچھے ہوئے تھے۔ وارسا کے نزدیک پولینڈ کے عین وسط میں امام کی اذان ”اللہ اکبر“ کے الفاظ سے شروع ہوکر آسمانی فضا میں گونج کر دلوں میں جادو کا اثر کر رہی تھی۔ پھر ایاز خان نے امامت کی۔ اور ”ظہر“ اور ”عصر“ کی دونوں نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

خالص مذہبی کانفرنس

نماز ادا کرنے کے بعد تمام مسلمان صحن میں جمع ہوئے۔ جہاں ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی افتتاحی تقریر Neumam Mirza Kryczynski. پریذیڈنٹ مسلمانان پولینڈ نے کی جس میں مسلمانانِ پولینڈ کی طرف سے سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کو خوش آمدید کہا۔ اور مختصر الفاظ میں ہندوستان کی اس زبردست ہستی اور اپنے مسلمان بھائی سے اظہارِ عقیدت و اخلاص کیا۔ اس کے جواب میں سر ظفر اللہ خان صاحب نے پولینڈ میں سات ہزار مسلمانوں کی موجودگی اور صدیوں سے

۱۴ اپنے مذہب کو برقرار رکھنے کے منظر پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور تقریر کے اختتام پر احمدیت کی سچائی پر جوشیلے الفاظ میں زور دیا۔ جماعت احمدیہ مشرق کے علاوہ یورپ میں بہت ترقی کر رہی ہے۔ پھر دو اور تقریریں ہوئیں۔ اور ایاز خان کی آخری تقریر کے بعد کانفرنس ختم ہوئی ؂

شیخ عبدالرحمن مصری کی امیر غیر مبایعین کو چند نصائح

شیخ مصری نے پندرہ سال قبل جو کچھ مولوی محمد علی صاحب کو کہا

آج خود اس کے مصداق بن گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ ثانیہ سے بغض و عداوت کے زہریلے جراثیم انسانی عقل و شعور کو جس حد تک ماؤف کر دیتے۔ اور اسے روشنی کے بلند مینار سے گرا کر ورطۂ ضلالت میں پھینک دیتے ہیں۔ اس کی ایک بیّن مثال موجودہ فتنہ کے بانی شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کا موجودہ طریقِ عمل ہے۔ شیخ صاحب آج سے چند سال قبل خلافتِ ثانیہ کے خدام کی صف میں اطاعت اور فرمانبرداری کے مقام پر کھڑے تھے۔ خلافت سے بغاوت اور سرکشی کرنے والے غیر مبایعین کو جادۂ صداقت سے منحرف خیال کرتے تھے۔ مگر جب وہ دشمنانِ سلسلہ کا اندرہی اندر آلۂ کار بن گئے۔ انہیں خلیفۂ وقت میں نعوذ باللہ نقائص نظر آنے لگے۔ اور بزعمِ خویش اصلاح کے مدعی بن کر کھڑے ہو گئے۔ مگر جیسا کہ اس روحانی تسفل کا طبعی نتیجہ تھا۔ وہ اپنے سابقہ عقائد پر پانی پھیرنے لگ گئے۔ اور کجا تو وہ زمانہ کہ وہ غیر مبایعین کو ”خوارج کا گروہ“ قرار دیتے تھے۔ اور کجا یہ کہ انہی خوارج کی آغوش میں کھیلنے لگے۔ یہ تغیر انتہائی افسوسناک اور رنجدہ ہے۔ مگر چونکہ ممکن ہے انہیں ماضی کی یاد اپنے مستقبل کو درست کرنے کی طرف متوجہ کر سکے۔ اس لئے ہم آج سے پندرہ سال قبل کی وہ چند نصائح درج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے امیر غیر مبایعین کو کیں۔ اور درخواست کرتے ہیں کہ خدا کے لئے آج وہ خود ان پر عمل کریں۔

(۱)

۱۹۲۲ء کا واقعہ ہے۔ کہ شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے ایک ٹریکٹ ”اتمام الحجۃ“ کا جواب لکھنا شروع کیا۔ جو ”الفضل“ میں بالاقساط شائع ہوا۔ اس میں وہ ایک مقام پر مولوی صاحب کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

”مولوی صاحب اگر کسی انسان کو کسی سے بغض ہو تو اسے ایک حد کے اندر رکھنا چاہیئے۔ یہ نہ ہو۔ کہ اس کی وجہ سے اس پر ایسے الزامات لگانے شروع کر دے۔ جن سے اپنے مقتدار پر حملہ ہوتا ہو۔ کیونکہ اس صورت میں وہ اپنے مقتدا کے ساتھ نادان دوست کا پارٹ ادا کر رہا ہوگا“

(الفضل ۲۶- جنوری ۱۹۲۲ء)

یہ نصیحت آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ مگر آہ! جس شخص نے یہ پیش کی۔ اس کا اپنا طریقِ عمل آج کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ نصیحت کرنے والا آج اس امر کو بالکل بھول گیا ہے۔ کہ جب کسی انسان سے بغض ہو۔ تو اسے ایک حد کے اندر رکھنا چاہیئے۔ وہ یہ بھی بھول گیا ہے۔ کہ ایسے ایسے الزامات نہیں لگانے چاہئیں۔ جن سے اپنے مقتدا پر حملہ ہوتا ہو۔ وہ اس امر کو بھی فراموش کرچکا ہے۔ کہ اگر وہ ایسا کرے گا۔ تو اپنے مقتدا کے ساتھ نادان دوست کا پارٹ ادا کرنے والا ہوگا۔ آج شیخ صاحب کی کیا حالت ہے۔ انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی ذات سے بغض ہے۔ مگر وہ بغض ان کی ذات سے تجاوز کرکے انکے بلند ترین منصب تک پہونچ گیا ہے اور پھر اس سے بھی تجاوز کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام اہل بیت کو اس نے اپنے دامن میں سمیٹ لیا ہے۔ اور اس امر کا قطعاً لحاظ نہیں رکھا کہ کیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت پر حملہ کرنے کے نتیجہ میں اپنے مقتدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ تو نہیں ہوگیا۔ اور کیا ان کا سلوک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نادان دوست والا نہیں۔ شیخ صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ اور جو جو الزامات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی ذات پر لگا رہے ہیں وہ کوئی چھپی بات نہیں۔ یہ امر ایک عالم پر آشکار ہے۔ کہ وہ آپ پر اور آپ کے اہلبیت پر وہ گھناؤنے اور گندے الزامات لگا رہے ہیں۔ جبکہ ایک معمولی مومن کے متعلق بھی بغیر شرعی اور قطعی ثبوت کے مونہہ پر لانا قطعی حرام ہے۔ پھر کیوں انہیں اپنی ہی یہ نصیحت آج بھول گئی۔ کہ اگر کسی اعتراض کے نتیجہ میں اپنے مسلمہ مقتدا پر حملہ ہوتا ہو۔ تو وہ اعتراض نادان دوست والا فعل ہوگا۔ اگر قرآن کی نصیحت انہیں بھول گئی تھی۔ یا احادیث کے مضامین ان کے ذہن سے اتر گئے تھے اسلام کی اس بارہ میں جو تعلیم ہے وہ یکدم ان کے دماغ سے نکل گئی تھی۔ تو کیا انہیں اپنی ہی یہ تحریر یاد نہیں رہی تھی۔ اور کیا اس کے ہوتے ہوئے ان کے لئے یہ جائز تھا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہلبیت پر ایسے ایسے الزامات لگاتے۔ جن سے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ پر حرف آتا۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام اولاد بشارات الٰہیہ کے ماتحت پیدا ہوئی ہے۔ اور آپ سے خدا کا یہ وعدہ تھا کہ وہ آپ کو مریم کی طرح پاک اولاد دے گا۔ پھر جب بقول ان کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اور موعود اولاد نعوذ باللہ ایسے گھناؤنے افعال کی مرتکب ہے۔ تو لامحالہ ماننا پڑیگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی اولاد کے صالح اور خادم دین ہونے کے متعلق جسقدر الٰہی وعدے تھے۔ وہ سب غلط ثابت ہوئے۔ اور نعوذ باللہ خدا آپ سے ہمکلام نہیں ہوا۔ بلکہ جسقدر وعدے تھے وہ القاء شیطانی تھے۔ کیا یہ ناپاک ترین الزام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عائد ہوتا ہے ان الزامات کا طبعی نتیجہ نہیں۔ جو وہ اہل بیت پر لگاتے ہیں۔ پھر کیوں انہیں ہوش نہیں آتا۔ اور کیوں وہ اس امر کو نہیں سمجھتے کہ اگر انسان کو کسی سے کوئی بغض ہو۔ تو وہ ایک حد کے اندر رکھنا چاہیئے۔ یہ نہ ہو کہ اس کی وجہ سے ایسے الزامات لگانے شروع کردے۔ جن سے اپنے مقتدا پر حملہ ہوتا ہو۔ کیونکہ اس صورت میں وہ نادان دوست ہوگا۔ جس سے دانا دشمن بعض دفعہ بہتر ہوتا ہے۔

(۲)

پھر شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری امیر غیر مبایعین کے جادہ ضلالت پر ہونے کا ایک اور ثبوت یہ دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ حق پر ہوتے تو دشمنان سلسلہ اور وہ دونوں ایک ہی نقطہ پر کیوں جمع ہوجاتے ان کا اور دشمنان سلسلہ کا اتحاد اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ وہ احمدیت کے رنگ میں رنگین ہونے کی بجائے دشمنان سلسلہ سے مشابہت پیدا کر رہے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"کیا یہ مقام تعجب نہیں کہ نادان مخالف اور دوستی کا دم بھرنے اور ہر ایک بات میں حضرت مسیح موعود کو حکم تسلیم کرنے کا دعوے کرنے والا مرید آج ایک ہی نقطہ پر جمع ہو جاتے ہیں کیا یہ اجتماع بتاتا نہیں کہ آج آپ نادان مخالفوں کے ہمنوا ہوکر ان سے مشابہت پیدا کر رہے ہیں"

(الفضل ۲۶ جنوری ۱۹۲۲ء صفحہ ۵)

یہی دلیل آج شیخ صاحب مصری کے خلاف عائد ہو رہی ہے۔ کیونکہ جونہی ان کے جماعت سے اخراج کا اعلان ہوا۔ مہرالدین آتشباز ان کا ہمراز بن گیا۔ عنایت اللہ احراری ان کا دمساز ہوگیا۔ احرار نے ان کی پیٹھ ٹھونکنی شروع کردی۔ غیر مبایعین نے انہیں محبت بھری نگاہوں سے دیکھنا شروع کردیا۔ اور یوں معلوم ہوا کہ مصری پارٹی اور احرار پارٹی اور پیغام پارٹی سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ الکفر ملۃ واحدۃ کا یہ نظارہ کوئی خوشکن نہیں۔ مگر بخدا یہ ایمان پرور ضرور ہے۔ کیونکہ اس سے جہاں مصری پارٹی کے حق پر نہ ہونے کا ایک کھلا ثبوت ملتا ہے۔ وہاں اللہ تعالے انہیں یہ نشان بھی دکھانا چاہتا ہے۔ کہ تم سب مل کر حملہ کرو۔ اور میری جماعت کو اپنی حفاظت کے لئے کوئی مہلت نہ دو۔ پھر دیکھو کہ تم غالب آتے ہو یا خدا۔ یقیناً زمانہ بتائے گا کہ دشمنان سلسلہ کی متفقہ جدوجہد مصری پارٹی اور پیغام پارٹی کا اتحاد مصری پارٹی اور احرار پارٹی کا اتحاد مصری پارٹی اور حکومت کے بعض افسروں کا اتحاد یہ سب ھباءً منثوراً ہوکر رہ جائے گا۔ خدا ان کے مکروں کو پاش پاش کردے گا۔ ان کی تدبیروں کے جال کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔ اور انہیں بتادے گا۔ کہ خدائی سلسلہ کا مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہیں۔

(۳)

پھر غیر مبایعین کی گروہ خوارج سے مشابہت ثابت کرتے ہوئے شیخ صاحب مصری لکھتے ہیں:۔

"حضرت نبی کریم صلعم کے بعد ایک گروہ خوارج کا نکلا۔ جس نے خلفاء کی بیعت کا یہ کہتے ہوئے کہ الطاعۃ للّٰہ والامر شوریٰ بیننا انکار کردیا۔ اسی طرح آنجناب صلعم کے بروز کے بعد آپ نے اس کے خلیفہ کی بیعت سے یہی کہکر انکار کردیا"

(الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۲۲ء صفحہ ۹)

گویا "غیر مبایعین" خوارج کا گروہ ہے جس نے الطاعۃ للّٰہ والامر شوریٰ بیننا کہکر خلافت کا انکار کیا۔ اور جماعت کی ترقی کے لئے انجمن کے مشوروں کو آخری اور قطعی فیصلہ قرار دیا۔ مگر تعجب اور ہزار تعجب کہ یہی خوارج آج شیخ صاحب مصری کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اور شیخ صاحب بھی انہی خوارج کے ظل حمائت کو ظل یزدانی کے مترادف سمجھ رہے ہیں۔ کیا یہ انقلاب اس بات کی دلیل نہیں۔ کہ خود شیخ صاحب میں خوارج کی کوئی رگ پیدا ہوگئی ہے۔ جس کی وجہ سے کند ہم جنس باہم جنس پرواز کا نظارہ دنیا کو نظر آنے لگ گیا ہے۔

غالباً بوعلی سینا کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ بازار سے گزر رہے تھے۔ کہ ایک دیوانہ شخص دوڑتا ہوا آیا اور ان سے چمٹ گیا جب وہ گھر پہونچے تو انہوں نے فوراً اپنا فصد کھلوا دیا۔ جو اس زمانہ میں جنون کا علاج سمجھا جاتا تھا۔ کسی نے پوچھا۔ کہ یہ کیا۔ تو وہ کہنے لگے۔ آج جب بازار میں مجھ سے ایک دیوانہ شخص چمٹا تو مجھے خیال آیا۔ کہ مجھ میں بھی جنون کی کوئی نہ کوئی رگ پائی جاتی ہوگی۔ تبھی اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی توجہ میری طرف ہو گئی - اور یہ مجھ سے آکر چمٹ گیا - ورنہ اس کا اور میرا کیا تعلق تھا - اس مثال کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے دیکھیں - کہ شیخ صاحب کے متعلق ادھر جماعت سے اخراج کا اعلان ہوتا ہے ادھر حسام الدین امرت سر سے دوڑا ہوا آتا ہے - اور جماعت احمدیہ کو بے نقط گالیاں سناتا ہے - اور کہتا ہے شیخ صاحب پر ظلم ہو رہا ہے - ادھر احرار دوڑے آتے ہیں - اور اخباری بیانات کے مطابق اپنے والنٹیر مصری صاحب کی حفاظت کے لئے بھیجتے ہیں - ایک طرف پیغامی شور مچاتے ہیں - اور اپنے اخبار کے صفحات اسی گند کے اچھالنے کے لئے وقف کر دیتے ہیں تو دوسری طرف احسان اور زمیندار "بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا" کے مصداق بن کر یہ خیال کرنے لگ جاتے ہیں - کہ یہی وقت احمدیت کو زک پہنچانے کا ہے اور وہ پے بہ پے نیش زنی کرتے جاتے ہیں - اور "قادیان نمبر" نکال کر جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفت کی آگ کو اور ہوا دینے کی کوشش کرتے ہیں - آخر یہ سب اتحاد اور یکجہتی کیوں ہے - اس لئے کہ گو شیخ صاحب زبان سے نہ کہیں - مگر ان کے اعمال ان کی اس دشمنی کی غمازی کر رہے ہیں - جو ان کے دل میں احمدیت سے پیدا ہو چکی ہے - اسی لئے ان کو دیکھکر ہر دشمن خوش ہے - ہر دشمن انہیں خوش آمدید کہتا اور اھلاً وسھلاً ومرحبًا سے استقبال کرتا ہے - وہ کہتا ہے میں اگر خاموش ہوں - تو کیا ہوا - میرا کام بھی تو مصری صاحب ہی کر رہے ہیں - اسی لئے وہ ان کی تائید کرتا ہے اسی لئے وہ ان کی ہمنوائی کرتا ہے - اور اسی لئے ان کے مفروضہ مظالم کا ڈھنڈورا پیٹتا ہے -

پس شیخ صاحب کا ایک زمانہ میں غیر مبایعین کو خوارج قرار دینا اور آج ان کا انہی خوارج سے تعلقات پیدا کرنا بتاتا ہے ع

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

(۴)

پھر شیخ صاحب مولوی محمد علی صاحب کو اس مضمون میں مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"دوسرا ناپاک حملہ آپ نے حضور کی جماعت پر کیا ہے - آپ لکھتے ہیں - کہ میاں صاحب کے مریدوں میں ایک حیرت انگیز بات میں نے یہ دیکھی ہے - کہ وہ ہر بات کو اس طرح مانتے چلے جائیں گے - جس طرح میاں صاحب کہدیں - اس کی انہیں پروا نہیں کہ وہ عقل قرآن و حدیث کے مخالف ہے یا موافق - اس قسم کے فقرے مولوی صاحب کی تحریروں اور تقریروں میں اکثر استعمال ہوتے رہتے ہیں - میرے نزدیک مولوی صاحب اس میں بھی معذور ہی سمجھے جانے کے قابل ہیں - کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح اطال اللہ بقاءہٗ وزاد مجدہٗ کے اقبال اور اپنے ادبار کو دیکھکر حسد کی آگ ان کے سینہ میں بھڑک کر جو ان کے خرمن راحت و آرام کو خاکستر کرتی رہتی ہے - کم کرنے اور حضور کی کامیابی اور اپنی ناکامی کو ملاحظہ کر کے جو جان کو کھا جانے والا دکھ ان کے لاحق ہوا ہوا ہے - اس کی تخفیف کرنے میں اگر وہ اس قسم کے فقرے بھی استعمال نہ کریں - تو کیا کریں - دعا ہے - کہ اللہ تعالےٰ ان کو اس بلا سے نجات دے - مگر آخر میں میں اتنی نصیحت کئے بغیر نہیں رہ سکتا - کہ اپنے اس غم کے اظہار کے لئے وہ کوئی اور طریق اختیار کریں - کیونکہ اس سے درپردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی پر حملہ لازم آتا ہے کیونکہ جماعت آخر حضور کی تربیت کے ماتحت ہی پرورش یافتہ ہے - اللہ تعالےٰ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک سے محفوظ رکھے"

(الفضل ۲ مارچ ۱۹۲۲ء صفحہ ۹)

اس اقتباس میں شیخ صاحب مصری نے مولوی محمد علی صاحب کے اس اعتراض کو کہ جماعت احمدیہ قادیان بلاوجہ سمجھے اپنے خلیفہ کی ہر بات مان لیتی ہے - جماعت احمدیہ پر "ناپاک حملہ" قرار دیا ہے - اور لکھا ہے کہ یہ ان اس حسد کی آگ کا نتیجہ ہے - جو ان کے سینہ میں بھڑک رہی ہے - اور جس نے ان کے خرمن راحت و آرام کو خاکستر بنا رکھا ہے - اور چونکہ حضور کی کامیابی اور اپنی ناکامی کا دکھ جو انہیں پہنچا ہے وہ اس قدر زیادہ ہے - کہ ان کی جان اس غم میں گھلی جا رہی ہے - اس لئے وہ اس قسم کے فقرات استعمال کرتے ہیں - مگر انہیں چاہیئے کہ وہ اس غم کو دور کرنے کے لئے کوئی اور طریق اختیار کریں - کیونکہ اس طریق سے درپردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی پر حملہ لازم آتا ہے - کیونکہ جماعت آخر حضور ہی کی تربیت کے تحت پرورش یافتہ ہے -

یہ نصیحت ایک طرف رکھیں - اور دوسری طرف شیخ صاحب مصری کا وہ اشتہار ملاحظہ فرمائیں جو "جماعت کو خطاب" کے زیر عنوان انہوں نے شائع کیا - اور جس میں یہی رونا رویا ہے - کہ میرے متعلق محض خلیفۂ وقت کی بات سنکر یہ فیصلہ کر دیا گیا ہے - کہ میں ایسا ہوں اور ویسا ہوں - حالانکہ چاہیئے یہ تھا - کہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد فتبینوا کے مطابق پہلے تحقیق کر لی جاتی - اور بلا سوچے سمجھے خلیفہ وقت کی بات نہ مانی جاتی - کیونکہ ان کے نزدیک "خلیفہ خدا نہیں - آخر وہ بھی انسان ہے - جس کی طرف گو عمداً غلط بیانی منسوب نہ کی جائے - لیکن اس سے غلطی نسیان و سہو وغیرہ کے وقوع میں آنے کا تو ہر وقت احتمال موجود ہے - پس مذہباً اور اخلاقاً یہ فرض تھا - کہ آپ مکمل تحقیق کے ذریعہ علےٰ وجہ البصیرت ہونے سے قبل بالکل خاموش رہتے"

مگر سوال یہ ہے کہ کیا اسی بات کی تردید انہوں نے آج سے پندرہ سال قبل نہیں کی تھی - اور کیا مولوی محمد علی صاحب کو آپ نے یہ نہیں لکھا تھا - کہ اگر جماعت پر یہ اعتراض کیا جائے - کہ وہ خلیفۂ وقت کی ہر بات پر آمنا وصدقنا کہنے کی عادی اور اطاعت و انقیاد پر کمربستہ رہنے والی ہے تو اس سے درپردہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی" پر حملہ لازم آتا ہے - کیونکہ جماعت آخر حضور کی تربیت کے ماتحت ہی پرورش یافتہ ہے" پھر جب وہ خود اس اعتراض کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ پر حملہ اور "ناپاک حملہ" قرار دے چکے ہیں - تو آج اس ناپاک حملہ کا خود ارتکاب کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے - کہ وہ خود ناپاک ہو چکے ہیں - اور انہی کے الفاظ میں اگر ہم کہیں تو یہ کہہ سکتے ہیں - کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اقبال اور اپنے ادبار کو دیکھکر شیخ صاحب مصری کے سینہ میں حسد کی آگ بھڑکی ہوئی ہے جو ان کے خرمن راحت و آرام کو خاکستر بناتی چلی جاتی ہے - اور حضور کی کامیابی اور اپنی ناکامی کا دکھ انہیں ایسا لگا ہوا ہے - جو ان کی جان تک کو کھا رہا ہے - اور اسی غم کی تخفیف کے لئے وہ اس قسم کے فقرے استعمال کر رہے ہیں - ورنہ اس اعتراض میں کوئی سچائی نہیں - کیونکہ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ پر حملہ لازم آتا ہے -

شیخ صاحب مصری بتائیں - کیا انہوں نے مولوی محمد علی صاحب کو آج سے پندرہ سال قبل یہ نصائح نہیں کی تھیں - اگر کی تھیں اور ضرور کی تھیں - تو پھر آج ان تمام نصائح کی خود ہی خلاف ورزی کرتے چلے جانا کہاں کا انصاف کہاں کا تقوےٰ اور کہاں کی شرافت ہے اور کیا ان حالات میں جبکہ ان کے سابقہ اور موجودہ خیالات میں بعد المشرقین ہو چکا ہے - کوئی بھی سلیم الفطرت انسان انہیں حق پر سمجھ سکتا ہے - یقیناً کوئی نہیں کیونکہ ان کے اعتراضات کو تسلیم کر لینے کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ پر خطرناک الزام عائد ہوتا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والے مخلصین

جولائی میں چندہ تحریک جدید کے وعدے پورے کرنے والے احباب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید سال سوم کے وعدے جن مخلصین نے گذشتہ ماہ جولائی میں پورے کئے۔ ان کی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد اظہار شکریہ کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ ساتھ ہی ان احباب کی خدمت میں جنہوں نے ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ گزارش ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا یہ ارشاد پیش نظر رکھیں۔ کہ ہر کام کے کمال کے لئے ابتدائی مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح کامل قربانی کے لئے نسبتاً چھوٹی قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ تحریک جدید کے پہلے دور میں انہی چھوٹی قربانیوں کی طرف بلایا ہے۔ اور وہ جوان چھوٹی قربانیوں پر عمل کرنے کے لئے تیار ہونگے۔ خدا تعالیٰ انہیں بڑی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اور وہ خدا کے بڑے ہو جائیں گے۔" پس احباب جلد سے جلد وعدے پورے کرنے کی کوشش فرمائیں (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

فہرست حسب ذیل ہے۔

نام — رقم

حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان ۹۷/۳/-
مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ ۴۵/-
سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر ۴۵/-
میاں محمد الدین صاحب معہ والدہ صاحبہ " ۴۵/-
مولوی نعمت اللہ صاحب مبلغ " ۴۱/-
صوفی محمد یعقوب صاحب نور ہسپتال " ۱۲/-
مولوی دل محمد صاحب مبلغ " ۵/۳/-
میاں غلام محمد صاحب نور ہسپتال " ۵/-
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب تحریک جدید " ۵/-
مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ " ۴۰/-
مولوی محمد حسین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ مبلغ قادیان } ۱۸/۱۲
داؤد احمد۔ آمنہ خاتون۔ فاطمہ خاتون صالحہ خاتون۔ سلیمہ۔ سعیدہ۔ بشریٰ رشیدہ صفیہ بچگان بھائی محمود احمد صاحب ۴۲/-
بابا شیر محمد صاحب محلہ دارالرحمت قادیان } ۵/۸
عبد القادر صاحب محلہ دارالرحمت قادیان حال راولپنڈی } ۱۰/-
میاں خدا بخش صاحب دارالعلوم قادیان ۵/۸
ماسٹر نظام الدین صاحب ٹیلر ماسٹر " ۱۰/-
مستری ولی محمد صاحب " ۵/-
شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر معہ اہلیہ و بچگان عبد الباری۔ عبد الغفور۔ عبد المجید سلمیٰ۔ سارہ۔ بشریٰ لاہور ۳۰۰/-

اہلیہ مرزا محمد صادق صاحب لاہور ۲۵/-
شیخ مولوی محب الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ صاحبہ لاہور ۵۶/۱۰/۳
میاں اللہ دتا صاحب سٹور فروش لاہور ۳۵/-
اہلیہ صاحبہ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور } ۲۵/-
اہلیہ صاحبہ سعید احمد خانصاحب لاہور ۵/-
چوہدری اللہ داد خان صاحب " ۷/-
حاجی مستری موسیٰ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۱۲/۸/-
حافظ عبد الجلیل خان صاحب لاہور ۱۵/-
اہلیہ صاحبہ شیخ عطاء اللہ صاحب " ۱۰/-
چوہدری بشارت علی خانصاحب سمرڈ " ۷۰/-
" عبد الرزاق خانصاحب بھٹی " ۱۸/-
منشی عبد اللطیف خانصاحب مدرس " ۷/-
منشی محمد صدیق صاحب ساکن دیال " ۶/-
چوہدری غلام جیلانی خان صاحب نواں شہر } ۴۰/-
چوہدری دولت خانصاحب ساکن گڑھ ۵/۴/-
" فیروز الدین خان صاحب " ۸/۴/-
بشیری بیگم اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد اللہ خان صاحب سانگڑہ } ۵/-
حکیم محمد عبد اللہ صاحب معہ اہلیہ ڈھیساں سانکھہ حال جاوا } ۳۰/-
طفیل صاحب ڈھیساں سانکھہ حال جاوا ۱۰/-
حشمت علی صاحب " " ۶/-
میاں جمال الدین صاحب بنگہ ۷/-
مخدوم نذیر احمد صاحب عارف والا منٹگمری ۱۵۰/-
بابو نذیر احمد خان صاحب " ۱۲/-

اللہ دتا صاحب المعروف نمبردار چک ۱۰۳/۱۱ ۱۲/-
ماسٹر نواب الدین صاحب ملتان ۲۰/-
چوہدری غلام قادر صاحب " ۱۰/۸/-
چوہدری محمد علی صاحب چک ۹/۵ " ۱۵/-
" احمد علی صاحب " " ۱۰/-
" محمد اسحٰق صاحب " " ۵/-
" اللہ داد صاحب " " ۵/-
فیروز علی۔ عبد الکریم۔ سلطان علی۔ محمد علی چک ۵/۹ ملتان ۹/۸/-
چوہدری سراج دین صاحب چک ۹/۱ ملتان ۶/-
ڈاکٹر غلام محمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ فیروز پور چھاؤنی } ۴۰/-
منشی رحمت خان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ فیروز پور چھاؤنی } ۲۲/-
بابا احمد جان صاحب فیروز پور چھاؤنی ۵/-
بابو فضل محمد صاحب فیروز پور شہر ۷/-
ڈاکٹر محمد صدیق صاحب سنوری ریاست پٹیالہ } ۱۰۰/-
شیخ عبد الکریم صاحب سرہند پٹیالہ ۵/۸/-
" بدر الدین صاحب " ۵/۸
" قاسم صاحب " ۵/۸
مولوی عبد العزیز صاحب نور منزل " ۴۰/-
کلثوم بیگم صاحبہ " ۱۵/-
شیخ معراج دین صاحب کپور تھلہ ۶/-
" عبد الرحمٰن صاحب محرر قانونگو " ۱۰/-
فضل محمد صاحب بجولہ " ۱۰/-
غلام محمد صاحب خادم مسجد کپور تھلہ پٹیالہ ۱۰/-
سید فضل شاہ صاحب عرائض نویس کپور تھلہ

پٹیالہ ۵/-
عبد الرحمٰن صاحب کوتلیور کپور تھلہ پٹیالہ ۵/-
مرزا محمد علی بیگ صاحب نانسہ " ۱۳/-
منشی محمد حفیظ صاحب شملہ ۲۶/-
مستری عبد العزیز صاحب " ۵/-
بابو شیخ نذیر احمد صاحب دہلی ۲۵۰/-
بابو مقبول حسین صاحب " ۲۵/-
" محمد علی صاحب " ۱۰/-
ماسٹر فقیر محمد صاحب " ۱۱/-
امۃ السلام عرف امۃ اللہ بیگم صاحبہ " ۲۰/-
عبد الرحمٰن صاحب سری نگر ۸/-
سید غلام حسین شاہ صاحب رہتک ۵۰/-
روشن دین صاحب مہت پور ہوشیار پور } ۱۰/-
عبد العزیز خان صاحب گڑھ شنکر ہوشیار پور } ۱۰/-
عزیز اللہ خان صاحب کانگڑہ ہوشیار پور ۲/-
بابو محمد عبد اللہ صاحب ٹانڈہ " ۵/-
مسٹر محمد اقبال صاحب لدھیانہ ۱۵/-
مولوی محمد حسن صاحب " ۱۷/-
حکیم شیخ عبد الرحمٰن صاحب " ۷/-
ایم۔ ایس۔ حسن صاحب ندیال مدراس ۳۰/-
قاضی نذیر الدین صاحب الہ آباد ۴۰/-
بابو عبد الغفور صاحب جے پور ۲۰/-
شیخ فتح محمد صاحب فیض آباد ۲۰/-
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب علی گڑھ ۶۰/-
محمد یوسف و عبد الکریم صاحب مودھا ۳۶/-
میاں فتح محمد صاحب بھوپال ۵/-
مبارک النساء عرف زرین سونگڑہ ۷/-
قادر النساء صاحبہ " ۵/-
شیخ عبد اللہ صاحب بھدرک ۵/-
سید محمود صاحب کراچی ۲۰/-
محمد مغل صاحب کوٹری سندھ ۱۰/-
علی محمد صاحب ۷/-
سیدہ انعام الٰہی صاحبہ اہلیہ میر مرید احمد صاحب سکھر } ۶۰/-
ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ میر مرید احمد صاحبہ سکھر } ۲۵/-
مرزا اعظم بیگ صاحب ناصر آباد ۶۵/-
دین محمد صاحب " ۲۱/-
شیر محمد صاحب " ۷/۸
خان محمد۔ مبارک علی صاحب " ۳۰/-
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ ۱۰/-
ملک محمود احمد صاحب بہاولنگر ۱۷/-

366

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ محمد نذیر صاحب فاروقی بہاول نگر ۱۰/
" محمد عباس صاحب " " ۷/
مستری محمد یعقوب صاحب " ۵/
شیخ فیروز الدین صاحب " ۵/
" اقبال الدین صاحب " ۵/
" اقبال الدین و غلام حیدر صاحبان " ۵/
جماعت " ۵/
ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن ۳۰۰/
ایم - ایم سالم اکبر صاحب چھاپور کلکتہ ۱۵۰/
پروفیسر مولوی ابوالفتح محمد عبدالقادر صاحب " ۱۰۰/
مولوی نور محمد صاحب انسپکٹر گورکھپور بنگال ۱۱۵/
ماسٹر محمد یعقوب صاحب عثمان آباد ۴۵/
چوہدری مظفر الدین صاحب ڈھاکہ ۱۰/
مولوی عبداللطیف صاحب " ۱۰/
منجانب حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب مرحوم } دکن ۱۰/
امۃ الحی دختر حیدر علی صاحب " ۵/
محمد حسین صاحب " ۱۵/
حسن محمد صاحب " ۷/
خواجہ حسین صاحب " ۷/
اہلیہ صاحبہ سردار خاں صاحب " ۵/
احمدی بیگم صاحبہ دختر مولوی بہاؤالدین صاحب } دکن ۵/
عبدالقادر صاحب " ۷/
زاہد محمد صاحب " ۷/
معین الدین صاحب " ۷/
اہلیہ صاحبہ رسول صاحب " ۵/
" " محمد حسین صاحب " ۵/
میاں روشن الدین صاحب پنڈی چری شیخوپورہ } ۱۵/
" ولی محمد صاحب " " " ۶/
سکینہ بیگم صاحبہ شاہدرہ " ۱۰/
زینب خاتون صاحبہ " ۱۰/
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب } شاہدرہ شیخوپورہ ۶/
حکیم عبداللہ خاں صاحب امین آباد گوجرانوالہ ۵/
اہلیہ صاحبہ " " " ۵/
کلثوم بیگم صاحبہ دختر " " " ۵/
ماسٹر فضل الٰہی صاحب وزیر آباد " ۱۰/
چوہدری دین محمد صاحب " " ۱۲/
میاں امام الدین صاحب " " ۲۱/
اللہ داد صاحب لویری والا " ۵/
قاضی محمد نذیر صاحب لائل پور ۲۰/

اہلیہ صاحبہ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپور ۱۲/
مستری حاکم الدین صاحب " ۱۲/
مولا بخش صاحب خنثر " ۶/
چوہدری سلطان علی صاحب چک ۱۲۷ ہیلول پور لائل پور } ۱۳/
چوہدری اعظم علی صاحب چک ۱۲۷ بہلول پور لائلپور } ۱۳/
چوہدری الیاس الدین صاحب چک ۱۲۷ بہلولپور - لائلپور } ۶/
چوہدری تصدق حسین صاحب سرگودھا ۶/
" محمد اسمٰعیل صاحب چک ۳۵ " ۱۰/
چوہدری ہدایت اللہ صاحب ۱۰/ و عطاء اللہ صاحب ۲/۸ } ۱۲/۸
محمد عالم صاحب چک ۳۳ سرگودھا ۸/
مستری محمد الدین صاحب چک ۴۶ " ۵/۸
" محمد اسمٰعیل صاحب " " ۵/۸
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب چک ۹۸ " ۱۰/
" غلام محمد صاحب " " ۵/
" غلام محی الدین صاحب " " ۵/
" امیر احمد صاحب " " ۵/
ماسٹر مہدی شاہ صاحب ڈوراہجھی " ۵/
رفیع الدین صاحب " " ۹/
چوہدری غلام رسول صاحب چک ۸۹ " ۸/
ماسٹر غلام رسول صاحب پھلروان " ۴۰/
ملک سوار خاں صاحب سرائے عالمگیر " ۵/
حافظ احمد خاں صاحب شادیوال " ۷/
شاہ محمد صاحب " " ۶/۴
حسن محمد صاحب جسوکے " ۷/
غلام محمد صاحب " " ۸/
میر درد صاحب " " ۷/
ملک محمد بوٹا صاحب شیخ پور " ۱۰/
ماسٹر محمد اشرف صاحب کڑیانوالہ " ۱۵/
سید محمد یوسف شاہ صاحب بھلہ " ۷/
" فضل شاہ صاحب " " ۵/
" محمد شفیع صاحب " " ۵/
عبداللطیف شاہ صاحب و قاسم شاہ صاحب } " " ۶/
ڈاکٹر محمد اشرف صاحب معہ والد صاحب مرحوم } لاہور چھاؤنی ۱۱۲/
مستری بشیر احمد صاحب راولپنڈی ۵/
سردار غلام محمد خاں صاحب شادن لنڈ ڈیرہ غازیخان } ۶/
صوفی اللہ بخش صاحب راجن پور " ۱۵/

اہلیہ صاحبہ ملک احمد خاں صاحب نوشہرہ چھاؤنی } ۱۰/
مولوی محمد احسن صاحب مردان ۳۳/
بابو عبداللطیف صاحب " ۱۶/
ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب " ۷/
سیدہ ہمشیرہ حضرت شہید صاحب سرائے نورنگ } ۷/
محمد سرور صاحب جٹ کوٹ فتح خاں } ۱۵/
مولوی مسیح الدین صاحب جمرود لنڈی کوتل } ۱۰/
راجہ محمد نواز خاں صاحب کیمبل پور } ۳۰/
خواجہ محمد شریف صاحب پوسٹماسٹر درگئی مالاکنڈ } ۳۵
مستری غلام حسین صاحب ہردو روال گورداسپور } ۱۵/
ابراہیم صاحب سیال گوجرہ گورداسپور ۱۰/
مہر عمر الدین صاحب ولد منصب داد صاحب سیالکوٹ } ۱۲
شیخ محمد حسین صاحب " ۶/
سیدہ سعیدہ صاحبہ " ۵/
" رفعت صاحبہ " ۲۰/
" نعیمہ صاحبہ " ۱۰/
حیدر بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل احمد صاحب } " ۸/
استانی نذیر بیگم صاحبہ " ۵۵/
اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ محمد حسین صاحب سیالکوٹ } ۵/
ثریا بنت بابو نظام الدین صاحب سیالکوٹ } ۵/
امۃ الباری صاحبہ بنت محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹ } ۵/
ابو محمد عبداللہ صاحب کھیوہ باجوہ سیالکوٹ } ۲۱۲/
سید حسین علی شاہ صاحب داعیوالہ سیداں سیالکوٹ } ۶/
محمد بی بی و رابعہ بی بی صاحبہ میانوالی فانا نوالی سیالکوٹ } ۵/
چوہدری شاہ محمد صاحب اورابھا گوپٹی سیالکوٹ } ۱۰/۸
اہلیہ صاحبہ " " ۵/۸
محمد صادق صاحب فاروقی حال امرتسر ۸/

منشی یعقوب علی صاحب گھنوکے ججہ سیالکوٹ ۷/
چوہدری چراغ دین صاحب " " ۶/
مستری اللہ دتا صاحب " " ۵/
منشی یعقوب خاں صاحب " " ۶/
اللہ رحم صاحب بن باجوہ " ۱۰/
محمد اسمٰعیل صاحب ظفروال " ۵/
بابو عبداللہ خاں صاحب مالوکے بھگت سیالکوٹ } ۳۰/
عائشہ اہلیہ صاحبہ مولوی رحمت علی صاحب قادیان } ۶/
والدہ صاحبہ چوہدری محمد شفیع صاحب } قادیان ۷/
مہر بی بی صاحبہ اہلیہ منشی عبدالحق صاحب } " ۱۵/
اہلیہ صاحبہ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی - قادیان } ۲۵
سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوفی عبدالغفور صاحب قادیان } ۵/
اہلیہ صاحبہ بابو عبدالعزیز صاحب پنشنر دارالعلوم قادیان } ۲۰/
اہلیہ صاحبہ محمد یٰسین صاحب دارالعلوم - قادیان } ۶
بنت " " " ۶/
غلام فاطمہ صاحبہ والدہ صاحبہ مولوی محمد سلیم صاحب قادیان } ۴/
حفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالغنی صاحب - قادیان } ۱۲
رقیہ صاحبہ اہلیہ منشی عطاء اللہ صاحب قادیان } ۶/
والدہ صاحبہ " " ۵/

حجاج کو ضروری اطلاع

اب تک یہ قاعدہ رہا ہے کہ جدّہ کی بندرگاہ پر حاجیوں اور ان کے اسباب کو جہاز پر چڑھانے یا اتارنے کی اجرت جہاز راں کمپنیاں بشرح مقرری چکر لیا کرتی تھیں۔ مگر اب گورنمنٹ آف انڈیا نے اس کو منسوخ کر دیا ہے۔ آئندہ حاجیوں کو جدّہ میں خود بار برداری کا انتظام کرنا ہوگا۔

خاکسار
فرزند علی ممبر حجاج کمیٹی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ لاہور کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ لاہور کا ماہوار تبلیغی جلسہ ۲۹ اگست بوقت ۷ بجے صبح مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ صوفی رحمت اللہ صاحب نے "انسان گناہ سے کس طرح بچ سکتا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتلایا۔ کہ کامل شیخ کی اتباع ہی انسان کو آسانی سے گناہ سے بچا سکتی ہے۔ اور آج یہ نعمت صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔ کہ حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ جیسا شیخ کامل اتباع کے لئے موجود ہے۔ جن کے حقیقی خلیفہ ہونے کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ آپ کے بعد حضرت مولانا راجیکی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق، کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں کا اس بارے میں اپنے مخصوص فاضلانہ رنگ میں ذکر کیا۔ اور بتایا کہ حضرت امیر المومنین کی روحانی شان بہت ہی بلند اور ارفع ہے۔

اخیر پر میاں محمد عمر صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے وہ نوٹ سنائے جو انہوں نے احرار کے جلسہ ۲۸ اگست میں ان کی تقریروں کے لکھے تھے۔ جو الفاظ احرار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور مرکز سلسلہ کے متعلق تقاریر میں استعمال کئے۔ وہ اتنے گندے۔ اور تکلیف دہ تھے۔ کہ جونہی میاں صاحب نے نوٹ سنانے شروع کئے۔ اکثر احباب نے التجا کی۔ کہ وہ بند کر دئے جائیں۔ اور وہ بند کر دئے گئے۔ اور جلسہ کی کارروائی ختم ہونے کے بعد ان تقاریر کے خلاف زبردست احتجاج کیا گیا۔ (نامہ نگار)

ریویو

"قید یاغستان"

اس کتاب کی طبع ثانی کی ایک کاپی حال میں ہماری نظر سے گذری۔ ہمارے خیال میں ایڈیٹر صاحب "ہمایوں" کی یہ رائے بالکل صحیح ہے کہ "قید یاغستان" ایک نہایت دلچسپ و دلآویز آپ بیتی ہے۔ اور مصنف نے باوجودیکہ وہ ایک باقاعدہ ادیب نہیں ہیں۔ اس تصنیف میں ادبی قابلیت کے حیرت انگیز نمونے پیش کئے ہیں۔ جسے زندگی کے شیدائی اور اردو ادب کے شائقین حقیقی قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے۔"

اس میں بہت سے واقعات اور حالات ایسے بیان کئے گئے ہیں۔ جن کا علم ہر ایک اپنے گردوپیش سے باخبر رہنے والے انسان کو ہونا ازبس ضروری ہے۔ یہ ایک حسن اتفاق ہے کہ قید یاغستان کے بہت سے مرحلے ایک ایسے شخص کو واقعی طور پر پیش آئے۔ جو اپنے مشاہدے اور فہم کی تیزی کے ساتھ سخت سے سخت مشکلات کا مقابلہ کرنے اور بڑی سے بڑی جسمانی تکالیف کی برداشت کرنے کی طاقت رکھتا تھا۔ اور جب وہ خوش قسمتی سے اس قید سے رہا ہوا۔ تو اسے یہ خیال آیا کہ وہ اپنے ہم وطنوں کو ان حالات سے واقف کرے۔ جن سے واقف ہونا ان کے لئے اس لئے ضروری ہے کہ ہندوستان کی عام زندگی ایک گہوارے کی زندگی ہو گئی ہے جس میں پڑ کر ہندوستانیوں کو خطرات کی زندگی کا کوئی تجربہ نہیں رہا۔

اس طرز زندگی نے ہمارے جذبات پر اس قدر اثر جما لیا ہے۔ کہ ہم میں صحیح غیرت۔ صحیح حب وطنی اور اسی طرح کے دوسرے اعلیٰ جذبات کمزور ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ان کے قائم رکھنے کے لئے خطرات میں سے گذرنا لازمی ہوتا ہے۔

"قید یاغستان" اس میٹھی نیند کا ایک بیدار کن خواب ہے۔ جس میں زندگی کی وہ حقیقت اپنی جھلک دکھا دیتی ہے جو ہماری زندگیوں میں عام طور پر ہمارے دماغ سے کلیتہً دور ہے۔

اس کے مطالعہ سے جہاں مصنف کے ساتھ اور اس مصیبت میں مبتلا ہونے والے دوسرے اصحاب کے ساتھ ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ وہاں مصنف کی بہت سی خاص قابلیتوں کا بھی انکشاف ہوتا ہے۔ مثلاً وہ کسی حالت میں بھی اپنے جذبات کی رو میں بہ کر حقیقت سے دور نہیں جاتے۔ اور اپنے بیان میں تمام پہلوؤں کا توازن قائم رکھتے ہیں۔ تصور اور حافظے کا یہ عالم ہے۔ کہ واقعات کی تفصیلی تصویر پڑھنے والوں کے سامنے کھینچ دیتے ہیں۔

اگرچہ مصنف نے اپنی اس تصنیف میں پورے حالات پہنچانے اور یاغستان کی زندگی کے ہر اچھے برے پہلو پر نظر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم مصنف سے مل کر اور ان کی اپنی زبانی حالات سننے کی خواہش باقی رہتی ہے

بہرحال کتاب نہایت مفید اور دلچسپ ہے۔ جو چھوٹے سائز کے قریباً چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ بعض تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنے ہے۔ اور جناب مصنف سے جو لاہور چھاؤنی میں میونسپل کمشنر اور آنریری مجسٹریٹ ہیں منگائی جا سکتی ہے۔

بورڈنگ تحریک جدید قادیان

۱۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء کو بعد رخصت ہائے موسم گرما کھل جائے گا۔ اس لئے جملہ بورڈران ۲۴ ستمبر تک پہنچ جائیں۔

۲۔ جن بورڈران کے ذمہ بقایا ہے وہ اپنے بقائے معہ دو ماہ کے خرچ پیشگی اپنے پہنچنے سے قبل بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں۔ رقم زیادہ سے زیادہ ۲۰ ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیے۔

۳۔ جو دوست شق نمبر ۲ کو پورا نہ کر سکیں۔ وہ ہرگز اپنے بچوں کو بورڈنگ میں نہ بھیجیں تاوقتیکہ اخراجات ادا نہ کئے جائیں۔

۴۔ کسی ایسے لڑکے کو بورڈنگ میں آنے کی اجازت نہ ہو گی۔ جو شق نمبر ۲ کو پورا نہ کریں گے۔ اس لئے ایسے لڑکوں کے والدین کو ابھی سے کوئی اور انتظام کر لینا چاہئیے۔ میں بموجب قواعد بورڈنگ میں ایسے لڑکے کو جگہ نہ دے سکوں گا۔ (سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید قادیان)

سرکاری اطلاع

پنجاب سول سروس (ایگزیکٹو برانچ) کے لئے نمونہ ہائے درخواست کی مطبوعہ نقول ڈپٹی کمشنر صاحبان سے مل سکتی ہیں۔ امتحان پنجاب سول سروس (جوڈیشل برانچ) کے لئے نمونہ درخواست کی نقول چھپی ہوئی نہیں ملتیں لہٰذا امیدواروں کو اپنی درخواستیں قواعد میں مجوزہ نمونہ پر موٹے فلسکیپ کاغذ پر لکھ کر اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ و سشن جج کی خدمت میں ارسال کر دینی چاہئیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کرام رسالہ تعلیم الدین کی ایک سالہ

علمی خدمات ملاحظہ فرمائیں

رسالہ تعلیم الدین میں ایک سال کے اندر مندرجہ ذیل دینی و علمی لٹریچر شائع ہو چکا ہے جس کا مجموعی حجم ساڑھے چار سو صفحات سے زیادہ اور قیمت مع محصولڈاک صرف ڈیڑھ روپیہ ہے۔ جو پیشگی بذریعہ منی آرڈر بھیجنی چاہیئے۔ ہر ایک مضمون کتاب کی صورت میں علیحدہ کر کے دس کتابیں بنائی جا سکتی ہیں۔ کیونکہ ہر مضمون پر صفحوں کے نمبر علیحدہ علیحدہ درج ہیں۔

(۱) نماز کے آٹھ سبق۔ آٹھ صفحات پر۔ مرتبہ مولوی محمد اسماعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ

(۲) قرآن کریم کے پچاسی اسباق۔ ۴۴ صفحات پر۔ مرتبہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

(۳) ایک غیر مطبوعہ درس القرآن کے ایک ماہ کے تفسیری نوٹ — ۲۲ صفحات پر۔ فرمودہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

(۴) بخاری و مسلم کی ایک سو تین احادیث مندرجہ عمدۃ الاحکام کا ترجمہ مع تشریح — ۷۰ صفحات پر۔ از مولوی غلام احمد صاحب مجاہد حضرت علامہ میر محمد اسحاق صاحب

(۵) سیرۃ الابدال مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ پیروں کا ترجمہ — ۱۲ صفحات پر۔ از مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی

(۶) درثمین فارسی کے پانچسو چالیس اشعار کا سلیس ترجمہ — ۶۴ صفحات پر۔ از مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ

(۷) فقہ احمدیہ (روزہ ماہ رمضان کے متعلق پچاس فتوے) — ۴۴ صفحات پر۔ فرمودہ حضرت مسیح موعود حضرت خلیفہ اول و حضرت خلیفہ ثانی علیہم السلام

(۸) صرف و نحو عربی کے بارہ سبق مع خلاصہ — ۶۹ صفحات پر۔ از حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

(۹) ایک سو نشانات تاریخی واقعات سلسلہ اور پیشگوئیاں بقید تاریخ و سن — ۱۲ صفحات پر۔ مرتبہ خاکسار مدیر از کتب و رسائل و اخبارات سلسلہ

(۱۰) واقعات حیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام از ولادت تا وصال بقید سن — ۵۸ صفحات پر۔ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

(۱۱) پنتالیس طبی نسخہ جات دستند مجربات ۲۰ صفحات پر۔ از حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ و دیگر اطبا

اس کے علاوہ ملفوظات[۱۲] حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حلیب صادق[۱۳]۔ درود شریف[۱۴] کی حقیقت۔ سو موتیوں کی لڑی[۱۵]۔ دس شرائط بیعت[۱۶] منظوم۔ اڑے[۱۷] وقت کی دعا نظم میں۔ پچیس[۲۵] صفحات پر درج ہیں۔ رسالہ پسند نہ آئے تو پندرہ روز تک واپس کر کے اپنی رقم وصول فرمالیں۔

خاکسار حکیم عبداللطیف گجراتی منشی فاضل مینیجر رسالہ تعلیم الدین قادیان

ریویو اردو کے وی پی

خریداران ریویو اردو کو اطلاع ہو۔ کہ حسب اعلان ۵ ستمبر کا رسالہ جس میں ایک نہایت مفید علمی مضمون چالیس صفحہ میں آیا ہے۔ ان تمام احباب کے نام وی پی ہو گا۔ جن سے امسال یا سال گزشتہ کا چندہ تاحال وصول نہیں ہوا۔ ریویو کا فنڈ اسوقت مقروض ہے۔ اسی وجہ سے رسالہ کے نکالنے میں دقت پیش آرہی ہے۔ بہت مہربانی اور بروقت امداد ہو گی۔ جو یہ وی پی انکاری واپس نہ ہوں۔ بلکہ وصول فرما کر حقوق العباد کے فریضۂ ادا سے سبکدوش ہو کر عند اللہ ماجور و عند نا مشکور ہوں

مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان

کمپونڈر کی ضرورت ہے

ایک پرائیویٹ ڈسپنسری میں ۲۰ روپے ماہوار پر ایک کمپونڈر کی ضرورت ہے لہذا ایسے احمدی احباب بہت جلد درخواستیں بھیجدیں۔ جو کسی میڈیکل سکول کی کمپونڈری برانچ کے تعلیم یافتہ ہوں۔ یا تجربہ کار ہوں۔

عطاء اللہ حمیس آباد۔ ضلع تھرپارکر سندھ۔

پنجاب طبی کانفرنس کا اجلاس خاص

۱۷-۱۸-۱۹ ستمبر ۱۹۳۷ء سرینگر کشمیر میں طبی کانفرنس کا اجلاس منعقد ہو گا جس میں نامور اطبائے ہند و پنجاب شرکت فرمائیں گے۔ اور اپنے تجربات۔ ایجادات اور معلومات طبی کو رفاہ عام کے لئے پیش کریں گے۔ نیز مایوس العلاج مریضوں کا معائنہ فرمائیں گے۔ طبیب اور مریض فوراً کشمیر تشریف لے جائیں۔ خاکسار حکیم محمد فتح جنرل سیکرٹری

سرکاری اطلاع

پنجاب سول سروس کے شعبہ ہائے اگزیکٹو اور جوڈیشل میں بھرتی کے متعلق امتحانات میں داخل ہونیوالے امیدواروں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ان صیغہ جات سے متعلقہ قواعد کی نقول پنجاب و صوبہ سرحد کے جائنٹ پبلک سروس کمیشن سے دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ مینیجر گورنمنٹ بکڈپو لاہور سے قیمتاً مل سکتی ہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

کمزور مردوں۔ بوڑھوں۔ غلط کار نوجوانوں کی سچی رفیق ہے

امرت بوٹی رجسٹرڈ

بنگالی دوا کثیر التعداد بوٹیوں کا جوہر جریان کو بند کر کے سرعت۔ کثرت احتلام کی بیماری کو جڑھ سے اکھاڑ ڈالتی ہے۔ مقوی معدہ، جگر، دماغ کے تمام قویٰ کو پوری قوت دیتی ہے۔ خونی بادی بواسیر کے جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہے۔ تازہ خون پیدا کرتی گندہ خون کو صاف کرتی ہے۔ ۱۰۰ گولی کی شیشی مع امرت طلاء ۲/۱۲ - ۵۰ گولی بغیر امرت طلاء ۱۲/- امرت طلاء شیشی کلاں ۱۲/- خورد ۸/- علاوہ محصولڈاک

مینیجر احمدیہ یونانی فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۲ ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے حکومت ہند کے پاس پُر زور سفارش کی ہے کہ لاہور چھاؤنی میں مذبح کے قیام کی سکیم کو ترک کر دیا جائے۔

شیلانگ ۲ ستمبر۔ آسام لیجسلیٹو اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی۔ یونائیٹڈ مسلم پارٹی اور ویلی آسام مسلم پارٹی کے ارکان کے اجتماع میں مسٹر عبد العزیز انصاری ممبر بنگال پراونشل مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے تقریر کی اور کہا۔ کہ تمام پارٹیاں متحد ہو کر ایک پارٹی میں مدغم ہو جائیں۔ جو آل انڈیا مسلم لیگ کے ماتحت کام کرے۔ چنانچہ تمام ارکان نے مسلم لیگ کے منشور عمل پر دستخط کر دیئے ہیں۔

ایبٹ آباد ۲ ستمبر۔ آج جب سرکاری امور پر جن میں وزراء کی تنخواہوں کا بل بھی شامل تھا۔ غور کرنے کے لئے سرحدی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ تو قاضی عطاء اللہ ڈپٹی لیڈر کانگرس پارٹی نے یہ قرارداد رکھی کہ یہ اسمبلی سفارش کرتی ہے چونکہ ایوان میں مجلس وزراء کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پیش ہو کر اس بحث کے لئے ۳ ستمبر کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے۔ اور ایوان کے ۴۹ ارکان میں سے ۲۷ نے اس کی حمایت کی ہے اس لئے آج جن سرکاری امور پر غور ہونا ہے۔ انہیں کسی ایسی تاریخ پر ملتوی کر دیا جائے۔ جس کا فیصلہ سپیکر وزراء سے مشورہ کے بعد کرے۔ سپیکر نے اس قرارداد کی اجازت دی اور وہ پاس ہو گئی اور ایوان کل پر ملتوی ہوا۔

راجشاہی ۱ ستمبر۔ راجشاہی گورنمنٹ کالج کے ۱۵۰ ہندو طلباء نے پہلے بھوک ہڑتال کر دی۔ اور بعد میں ہوسٹل سے اپنا سارا سامان لے کر نکل گئے۔ کیونکہ ہوسٹل کا ایک حصہ مسلمان طلباء کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے کالج کو بند کر دینے کا حکم دیا ہے۔ کالج تا حکم ثانی بند رہے گا۔

شملہ ۳ ستمبر۔ اسمبلی کے آج کے اجلاس میں سوالات کے وقت سر جیمز گرگ وزیر مالیات نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ ہندوستان کا مجموعی قرضہ ۱۲۰۶ کروڑ ہے۔ اس میں سے ۴۸۷ کروڑ غیر منفعت بخش ہے یہ وہ قرضہ ہے جو ہندوستان نے جنگ عظیم میں حصہ لینے۔ نئی دہلی کی سکیم کی تکمیل۔ پنشنوں کی ادائیگی وغیرہ کے لئے حاصل کیا تھا۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ قرضہ کتنی مدت تک ادا کیا جائیگا

ہانگ کانگ ۲ ستمبر۔ کل ۴ بجے صبح ہانگ کانگ کی بندرگاہ میں سخت طوفان آیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بندرگاہ کو شدید نقصان پہنچا ہے اور خصوصاً اس وجہ سے کہ وہ جاپانی ناکہ بندی کے باعث جہازوں سے بھری ہوئی تھی۔ اندیشہ ہے کہ شدید اتلاف جان ہوا ہے۔ ہانگ کانگ پر نظر دوڑانے سے تباہی و بربادی کا ایک ایسا ہیبت ناک منظر دکھائی دیتا ہے۔ کہ گویا تمام نو آبادی پر شدید بمباری کی گئی ہے۔ تمام اطراف سے بازار ملبہ اور تباہ شدہ موٹر کاروں سے اٹے ہوتے ہیں۔ شنگھائی سے مواصلات منقطع ہو گئے ہیں۔ بعد کا تار مظہر ہے کہ ۲۰ سے زائد جہاز یا تو ساحل کی طرف دھکیل دئے گئے ہیں یا غرق ہو گئے ہیں۔ ساحل پر ہلاک شدگان کی تعداد ۱۰۰ سے کم ہے۔ لیکن جو پانی کے اندر تھے ان میں سے بہت زیادہ ہلاک ہو گئے ہیں

لنڈن ۳ ستمبر۔ برطانوی جہاز "وڈ فورڈ" کے ایمرلائیڈز نے بلینکا رلو (ہسپانیہ) سے اطلاع دی ہے۔ کہ ہسپانوی سمندر میں اس جہاز پر کسی آبدوز کشتی نے حملہ کیا ایک انجنیئر ہلاک اور ۶ آدمی زخمی ہوئے

شنگھائی ۳ ستمبر۔ شنگھائی وُوسنگ کے تمام محاذات پر جاپان کے ایک زبردست اقدام جارحانہ کی تیاریاں مکمل ہو رہی ہیں۔ کل کی لڑائی اگرچہ شدید تھی۔ لیکن اسے صرف "پردہ برانداز" تصور کیا جا رہا ہے اگرچہ جاپان کی طرف سے بمباری غیر معمولی طور پر شدید تھی۔ لیکن چین کی مورچہ بندیوں میں کوئی تبدیلی عمل میں نہیں آئی۔

امرتسر ۲ ستمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ہے۔

لاہور ۳ ستمبر۔ گجرات سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ فسادات آلہ کے سلسلہ میں جن ۶۴ مسلمانوں کے خلاف مقدمات چل رہے تھے۔ ان میں گواہان استغاثہ کی شہادتیں ختم ہو گئی ہیں۔ ملزموں کے بیانات ۴ ستمبر کو قلم بند کئے جائیںگے۔

ایبٹ آباد ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ سرحد میں خالص کانگرسی وزارت نہیں بن سکے گی۔ بلکہ کانگرس کو اس سلسلہ میں ڈیموکریٹک پارٹی سے اتحاد کرنا پڑے گا۔ خیال ہے کہ وزارت ڈاکٹر خان صاحب قاضی عطاء اللہ۔ لالہ بھانجو رام اور خان محمد سرور خان پر مشتمل ہوگی۔

لکھنؤ ۳ ستمبر۔ آج یوپی اسمبلی کا اجلاس میزانیہ شروع ہو گیا۔ نواب جمشید علی خان نے ایک تحریک التوا اس معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے پیش کی۔ کہ یوپی کے دیہاتی حلقوں میں کانگرسی حکومت کے نام پر زمینداروں کے خلاف مہم شروع ہو گئی ہے۔ سپیکر نے تحریک کو نامنظور کیا۔ آج پہلی مرتبہ اسمبلی کا ایجنڈا اردو ہندی اور انگریزی میں طبع ہوا۔

مدراس ۲ ستمبر۔ مدراس اسمبلی کا اجلاس آج تھوڑی سی کارروائی کے بعد کل پر ملتوی ہو گیا۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ وزیر اعظم نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کے سامنے کوئی ایسی تجویز نہیں جس کا یہ مطلب ہو کہ عدالت کو اگزیکٹو سے علیحدہ کر دیا جائے۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت تمام ماتحت سروسوں کی تنخواہوں میں تخفیف کے متعلق غور و خوض کر رہی ہے۔

شملہ ۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سردست حکومت ہند جارج ششم کی شبیہ کے سکے جاری کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ کیونکہ روپوں کا موجودہ سٹاک ابھی کافی ہے۔

بریلی ۲ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ویرانیا پولیس سرکل کے ایک گاؤں میں ایک خوفناک ہندو مسلم فساد کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر پولیس اور حکام کی بروقت مداخلت سے حالات پر قابو پا لیا گیا۔ اس جھگڑے کی فوری وجہ یہ ہوئی۔ کہ ہندو جنم اشٹمی کے جلوس کو ایسے راستے سے لے جانا چاہتے تھے۔ جو اس سے پیشتر کبھی استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ مسلمانوں نے اس کی مخالفت کی۔ دونوں طرف کے لوگ کثیر تعداد میں جمع ہو گئے اور فساد کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ حکام نے مسلمانوں کے اعتراض کو تسلیم کرتے ہوئے اس راستہ سے جلوس لے جانے کی ممانعت کر دی۔

شملہ ۴ ستمبر۔ کل مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر ستیہ مورتی نے ہوم سکرٹری سے دریافت کیا۔ کہ کیا حکومت ہند فلسطین کی رپورٹ کے خلاف ہندوستان کے جذبات مجلس اقوام تک پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے ہوم سکرٹری نے جواب دیا کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے متعلق حکومت برطانیہ کے مشورہ کے بغیر حکومت ہند مجلس اقوام سے خط و کتابت نہیں کر سکتی۔ فلسطینی رپورٹ کی اشاعت کے بعد مسلمانان ہند کے جذبات کے متعلق حکومت ہند اور وزیر ہند کے درمیان خط و کتابت ہو رہی ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی